Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکرا ایئرپورٹ پر بیس ہزار احمدیوں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کا زبردست استقبال

احباب سفید استقبالیہ بینرز لہرا رہے تھے اور بلند آواز میں اسلامی خیر مقدمی نعرے لگا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے

غانا کے صدر ھلا لمن سے ملاقات، نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح، ہزاروں افراد سے روح پرور خطابات

جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیئے میں وزراء، اراکین پارلیمنٹ، سفیروں، عیسائی پادریوں اور اکرا کی نمایاں شخصیات کی شرکت

اکرا (غانا) ۲۹ ظہور / اگست۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء کو گیارہ بجے دن یہاں غانا کے دارالحکومت میں تشریف لائے تو بیس ہزار سے زائد احمدیوں کے ایک زبردست ہجوم نے ایئرپورٹ پر اپنے دل و جان سے پیارے روحانی آقا کا والہانہ انداز میں تاریخی خیر مقدم کیا۔ یہ احباب سفید استقبالیہ بینرز لہرا رہے تھے، جن پر خیر مقدمی نعرے تحریر تھے۔ اس کے علاوہ تمام احباب نہایت جوش و جذبہ کے ساتھ اسلامی نعرے بھی بلند کر کے اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام ارسال کی گئی کیبل گرام میں بتایا ہے۔ کہ حضور لیگوس سے اکرا پہنچے تھے۔ احمدی احباب کے علاوہ جماعت غانا کے نمایاں افراد، پارلیمنٹ کے احمدی ارکان، مختلف ممالک کے سفیر صاحبان اور غانا کی جماعت کی ایگزیکٹو کے ارکان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خیر مقدم کیا۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ اسی روز دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غانا کے صدر ہز ایکسی لنسی ڈاکٹر ھلا لمن (DR HILLA LIMAN) سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ غانا کے امیر جماعت مکرم عبدالوہاب بن آدم وفد کے اراکین جماعت احمدیہ غانا کے بعض سرکردہ احباب، غانا کی پارلیمنٹ کے اوّل ڈپٹی سپیکر، احمدی ارکان پارلیمنٹ، بعض احمدی قانون سفراء نائب وزیر تجارت، اور وزارت زراعت کے پرنسپل سیکرٹری بھی ملاقات میں شامل تھے۔ حضور آدھ گھنٹہ سے زائد دیر تک صدر کے ساتھ رہے۔ اور مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔

شام ساڑھے چار بجے حضور ایدہ اللہ اکرا مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ اور فیتہ کاٹ کر نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے مشن ہاؤس کی نئی زیر تعمیر عمارت ملاحظہ فرمائی۔ اور اس موقعہ پر ایک یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

بعد ازاں حضور نے اس موقعہ پر آئے ہوئے قریباً سات ہزار سے زائد احمدیوں سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کی خاص بات یہ تھی۔ حضور کے خطاب کے دوران تیز بارش شروع ہو گئی۔ مگر اپنے آقا کے زندگی بخش ارشادات سننے والے احمدی اس تیز بارش میں بھی سکون سے خطاب سنتے رہے۔ اور جلسہ پورے وقار اور شان سے جاری رہا۔ حضور کا یہ خطاب ۴۰ منٹ سے زائد جاری رہا۔ خطاب سے قبل غانا کے امیر جماعت مکرم عبدالوہاب صاحب آدم نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس خطاب کے بعد حضور نے جماعت احمدیہ غانا کے اعلیٰ اختیاراتی ادارے نیشنل ایگزیکٹو کونسل کے ممبران سے ملے۔ اور ان کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اسی روز رات آٹھ بجے جماعت ہائے احمدیہ غانا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا۔ جس میں حضور مہمان خصوصی تھے۔ یہ استقبالیہ ایمبیسڈر ہوٹل میں دیا گیا۔ اس میں وزراء، ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفراء، پادریوں، غانا کے چیفس

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وعسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یومیہ / ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۳ شوال ۱۴۰۰ھ ۔ ۴ تبوک ۱۳۵۹ ہش ۔ ۴ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۰۲

اخبار احمدیہ

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے جیسی ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

امتحانات دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی طلباء اور طالبات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لیکر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس (یا درجہ کا) امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے (خواہ پاس ہو یا فیل) خط لکھے۔"

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سعید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ شوال ۱۴۰۰ھ
۴ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کا لٹریچر

کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر یقین رکھنے والی اللہ تعالیٰ کی توحید خالص کی علمبردار نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کا پرچار اپنی زندگی کا نصب العین قرار دینے والی جماعت احمدیہ کا "لٹریچر" بہت سے احباب کی نظروں میں اس کی افادیت کی گہرائی و گیرائی ظاہر کرنے کی بجائے شکوک و شبہات کا مورد بنا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کو اکانوے سال بیت چکے ہیں اب تک ہزاروں بلکہ لاکھوں صفحات اس کے لٹریچر کے سلسلے میں چھپ چکے ہیں۔

معلوم نہیں یہ لٹریچر کیا ہے؟ اس پر کیوں نظریں اٹھتی ہیں۔

یہ لٹریچر خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا شناسی کے بارے میں اس مجنونانہ تڑپ سے بھرا پڑا ہے کہ لوگ حقیقی خدا کو شناخت کریں۔ ارشاد ہے کہ:۔

"میں کیا کروں؟ اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں"۔

(کشتی نوح)

یہ لٹریچر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رنگین ہے۔ دنیا بھر کی سینکڑوں زبانوں کے عشقیہ لٹریچر میں کسی شخص واحد سے اتنی محبت فدائیت اور عشق کا اظہار نہیں ملتا جتنا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس لٹریچر میں موجود ہے۔ ارشاد ہے کہ:۔

"مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریم کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں.....
..... اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے"۔

(مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ ۱۴)

پھر یہ درد بھرا ارشاد بھی سنیئے:۔

"اسقدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئی اور شائع کی گئی ہیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا۔ اور اسقدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی گئی دکھا"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲)

اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر وہ ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کریم کے بارے میں مندرجہ ذیل قسم ارشادات سے پُر ہے۔ صرف ایک ارشاد ملاحظہ ہو:۔

"کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے"۔

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۳)

یہ معمولی سی جھلکیاں ہیں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی۔ اس لٹریچر کو پڑھنا چاہیئے، کھنگالنا چاہیئے اور پھر دل میں سما جانا چاہیئے۔

تفسیر القرآن حضرت مسیح موعود

قرآن کریم متقی کو کمال تک پہنچانیکا وعدہ کرتا ہے

اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ کتاب اُن کیلئے نافع ہے جو پرہیزگار ہیں

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(البقرہ: ۳)

ترجمہ:۔ یہ کامل کتاب ہے، اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

تفسیر:۔

"سورۂ بقرہ کے شروع میں ہی جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کہا گیا تو گویا خدا تعالیٰ نے دینے کی طیاری کی یعنی یہ کتاب متقی کو کمال تک پہنچانے کا وعدہ کرتی ہے سو اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کتاب ان کے لئے نافع ہے جو پرہیز کرنے اور نصیحت سننے کو طیار ہو۔ اس درجہ کا متقی وہ ہے جو مخلی بالطبع ہو کر حق کی بات سننے کو تیار ہو۔ جیسے جب کوئی مسلمان ہوتا ہے تو وہ متقی بنتا ہے جب کسی غیر مذہب کے اچھے دن آئے تو اس میں اتقا پیدا ہوا۔ عجب غرور پندار دور ہوا۔ یہ تمام روکیں تھیں جو دور ہو گئیں ان کے دور ہونے سے تاریک گھر کی کھڑکی کھل گئی اور شعاعیں اندر داخل ہو گئیں یہ جو فرمایا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ تو اتقا جو افتعال کے باب پر ہے اور یہ باب تکلف کے لئے آیا کرتا ہے یعنی اس میں اشارہ ہے کہ جس قدر یہاں ہم تقویٰ چاہتے ہیں وہ تکلف سے خالی نہیں جس کی حفاظت کے لئے اس کتاب میں ہدایات ہیں گویا متقی کو نیکی کرنے میں تکلیف سے کام لینا پڑتا ہے۔ جب یہ درجہ گذر جاتا ہے تو سالک عبد صالح ہو جاتا ہے۔ گویا تکلیف کا رنگ دور ہوا اور صالح نے طبعاً و فطرتاً نیکی شروع کی۔ وہ ایک قسم کے دارالامان میں ہے جس کو کوئی خطرہ نہیں۔ اب کل جنگ اپنے نفسانی جذبات کے برخلاف ختم ہو چکی اور وہ امن میں آگیا اور ہر ایک قسم کے خطرات سے پاک ہو گیا۔ اس امر کی طرف ہمارے ہادیٔ کامل نے اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے لیکن میرا شیطان مسلم ہو گیا۔ سو متقی کو ہمیشہ شیطان کے مقابل جنگ ہے لیکن جب وہ صالح ہو جاتا ہے تو کل جنگیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ریاء ہے جس سے اُسے آٹھ پہر جنگ ہے۔ متقی ایک ایسے میدان میں ہے جہاں ہر وقت لڑائی ہے اللہ کے فضل کا ہاتھ اس کے ساتھ ہو تو اسے فتح ہو۔ جیسے ریا جس کی چال ایک چیونٹی کی طرح ہے بعض وقت انسان بے سمجھے لیکن موقعہ پر ریا کو دل میں پیدا ہونے کا موقعہ دیتا ہے۔ مثلاً ایک کا چاقو گم ہو جاوے اور وہ دوسرے سے دریافت کرے تو اس موقع پر ایک متقی کا جنگ شیطان سے شروع ہو جاتا ہے جو اسے سکھاتا ہے کہ مالک چاقو کا اس طرح دریافت کرنا ایک قسم کی بے عزتی ہے جس سے اس کے افروختہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ آپس میں لڑائی بھی ہو جائے اس موقع پر ایک متقی کو اپنے نفس کی بدخواہش سے جنگ ہے۔ اگر اس شخص میں محض للہ دیانت موجود ہو تو غصہ کرنے کی اس میں ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ دیانت جس قدر مخفی رکھی جاوے اسی قدر بہتر ہو"۔

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۵-۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفل سوال و جواب

بعض دلچسپ علمی سوالات اور اُن کے مختصر جوابات

ادارہ الفضل نے جماعت کی تشنگی دور کرنے کے لئے سوال و جواب کا یہ سلسلہ شروع کیا ہے احباب سوالات بھیج رہے ہیں جن کے جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر جمعرات کے روز اسی صفحہ پر قارئین کرام کے سامنے آیا کرے گا۔ قارئین کرام اچھے سوالات بھجواتے رہیں۔ آج کے سوالات کے جوابات محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دیئے ہیں۔

(ایڈیٹر)

سوال ۱:۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلا جمعہ کس نے پڑھایا؟

جواب:۔ حضرت سعدؓ بن زرارہ نے، جبکہ مدینہ کے صحابہؓ کی تعداد صرف چالیس تھی۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ)

سوال ۲:۔ عہدِ نبویؐ میں عید الفطر کی آخری تقریب کب منائی گئی؟

جواب:۔ ۳۱ دسمبر ۶۳۱ء کو۔ (تقویم تاریخی صفحہ ۳ از مرکزی ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کراچی)

سوال ۳:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آنے والے وفود کے لئے زادِ راہ مہیا کرنے کا انتظام کن کے سپرد تھا؟

جواب:۔ مؤذنِ رسولؐ حضرت سیدنا بلالؓ بن رباح اس خدمت پر مامور تھے

(زاد المعاد لابن قیمؒ جلد ۳ صفحہ ۵۴، صفحہ ۵۸)

سوال ۴:۔ مدینۃ النبیؐ کا پہلا دار الضیافت کون سا تھا؟

جواب:۔ حضرت اُمِّ شریکؓ کا مکان جس کو انہوں نے اپنی فیاضی اور جوشِ ایمان و اخلاص کی بدولت مہمان خانہ بنا دیا تھا۔ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جو مہمان آتے تھے وہ اکثر انہی کے مکان پر ٹھہرتے تھے۔

(نسائی۔ کتاب النکاح)

سوال ۵:۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ کے نام آخری پیغام کیا تھا؟

جواب:۔ سفیروں کو میری سنت کے مطابق انعام و اکرام سے نوازتے رہنا۔

(صحیح بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۶۱)

سوال ۶:۔ صدیق کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ جو خدا کے نبی پر سب سے پہلے اور معجزہ دیکھے بغیر ایمان لائے۔

(حجۃ اللہ البالغۃ جلد ۲ صفحہ ۹۳ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

سوال ۷:۔ فرعونِ موسیٰؑ کس دن غرق ہوا؟

جواب:۔ ایک حدیثِ نبویؐ کی رُو سے بدھ کے روز۔

("السبعیات" صفحہ ۷۳ از حضرت امام محمد بن عبدالرحمٰن الہمدانیؒ)

سوال ۸:۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی نظر میں سب سے بڑی کرامت کیا ہے؟

جواب:۔ سنتِ رسولؐ کی کامل اتباع۔

(تذکرۂ غوثیہ۔ صفحہ ۳۸۸ از مولوی شاہ گل حسن صاحب)

سوال ۹:۔ مدینہ کی مقدس بستی کے چند مشہور اسماء و القاب لکھیے۔

جواب:۔ یثرب۔ طابہ۔ طیبہ۔ طَیِّبہ۔ ارض اللہ۔ ارض الہجرۃ۔ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ سید البلدان۔

(تاریخ مدینہ باب ۱ از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

سوال ۱۰:۔ حضرت عثمانؓ کے بعض مثالی کارنامے بیان کیجیے۔

جواب:۔ اشاعتِ قرآن۔ مسجدِ نبویؐ کی دوبارہ تعمیر و توسیع۔ دفاتر۔ مہمان خانوں اور مہمان خانوں کی وسیع عمارتوں کی تعمیر۔ بیت المال کی آمد میں غیر معمولی اضافہ۔ نظامِ خلافت کا تحفظ (تاریخ اسلام حصہ اوّل صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۵ از شاہ معین الدین ندوی)

سوال ۱۲:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے صحابی سب سے آخر میں فوت ہوئے؟

جواب:۔ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہؓ جنہوں نے ۱۰۰ھ ہجری میں بمقامِ مکہ معظمہ انتقال کیا۔

(اُسوۂ صحابہؓ جلد ۱ صفحہ ۲۷ از مولانا عبدالسلام ندوی)

سوال ۱۳:۔ تاریخ اسلام میں فوج کا مستقل محکمہ کب قائم ہوا؟

جواب:۔ سیدنا حضرت عمرؓ بن خطاب خلیفۃ الرسولؐ کے مبارک عہدِ خلافت میں۔

(الفاروق جلد ۲ صفحہ ۹۶ از علامہ شبلی نعمانی مرحوم)

سوال ۱۴:۔ کانٹن (چین) میں کس صحابی کا مزار مبارک ہے؟

جواب:۔ مولانا شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتیؒ کی تحقیق کے مطابق حضرت وہاب بن ابی کبشہؓ یہاں آسودۂ خاک ہیں۔ (تاریخ اشاعتِ اسلام صفحہ ۵۲۸)

سوال ۱۵:۔ خیر القرون کے نامور مسلم مؤرخین کے نام بتلائیے۔

جواب:۔ محمد بن اسحٰقؒ (وفات ۱۵۰ھ ہجری)۔ ابن ہشامؒ (وفات ۲۱۳ھ)۔ محمد بن سعدؒ (وفات ۲۳۰ھ) یعقوبیؒ (وفات ۲۴۸ھ) البلاذریؒ (وفات ۲۷۹ھ) ابن قتیبہؒ (وفات ۲۷۲ھ) ابو حنیفہ دینوریؒ (وفات ۲۸۰ھ) طبریؒ (وفات ۳۱۰ھ)

سوال ۱۶:۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ کا یادگار قرآنی نسخہ کہاں محفوظ ہے؟

جواب:۔ یہ بیش بہا اور نادر مخطوطہ تاشقند میں ہے۔ اور اقوام از بکستان کی تاریخ کے عجائب گھر (MUSEUM) کی زینت ہے۔

(سوویٹ یونین کے مسلمان صفحہ ۱۶ از عبداللہ وہاب)

فرمانِ نبویؐ

(۱) اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمَفَاتِحُهَا السُّؤَالُ

(ابونعیم عن علی المرتضیٰؓ)

ترجمہ:۔ علم کے بہت سے خزانے ہیں اور ان کی چابی سوال کرنا ہے۔

(۲) حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ۔

(الدیلمی عن ابن عمرؓ)

ترجمہ:۔ اچھا سوال کرنا نصف علم ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف لکھیں

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور گورو ارجن جی

(مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ)

ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ سکھ ودوان جب بھی کوئی جدید تحقیق پیش کرتے ہیں تو وہ اس بات کو سرے سے نظر انداز کر جاتے ہیں کہ اس سے متعلق ان کے بزرگوں کے خیالات اور نظریات کیا ہیں۔ نیز وہ خود اس سے قبل اس بارہ میں کن خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ نیز ان کی جدید تحقیق کی بنیاد کس بنا پر ہے اور وہ بناء کس حد تک ان کے مفاد سے تعلق رکھتی ہے؟ اس کی تازہ مثال میرے مکرم دوست سردار کپور سنگھ جی۔ سابق آئی، سی، ایس و ڈپٹی کمشنر کی تصنیف "ساچی ساکھی" سے مل جاتی ہے۔ سردار صاحب موصوف نے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۲ء میں شائع کیا تھا اور دوسرا ۱۹۷۹ء میں کچھ اضافوں کے ساتھ۔

اس کتاب میں ایک مقام پر سردار صاحب موصوف نے مسلمانوں پر بغیر سوچے سمجھے اندھا دھند الزام دیئے ہیں اور بیان کیا ہے کہ:-

"شیخ مجدد الف ثانی سرہندی اسلامی حکومت کے جھنڈے اور بے پناہ طاقت کے تحت اس جدوجہد کا جرنیل تھا جس نے اور جس کے نائبین گرامی داروں نے پانچویں گورو کو بے حد تکالیف دے کر قتل کروایا تھا۔"

(سچی ساکھی ایڈیشن اول ص۱ ایڈیشن دوم ص۱)

ایک اور مقام پر سردار صاحب نے لکھا ہے:-

"گورو ارجن صاحب کو اس طرح شہید کرنے کا یہ کام اصل میں مجدد نے ہی کروایا تھا۔ جس میں نہ کسی قسم کے شک کی گنجائش ہے اور نہ شبہ کی اور جہانگیر کے تخت پر بیٹھنے سے قبل ہی مجدد نے جہانگیر (شہزادہ سلیم) سے یہ عہد لے لیا تھا کہ وہ بہہ کیندرت سماج کا پرچار کرنے والے سکھ مت کا کھرا کھوج مٹا دے گا؟"

(ساچی ساکھی ایڈیشن دوم ص۳۳ ایڈیشن اول ص۲۷)

سردار صاحب موصوف نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر اتنا بڑا الزام دیتے وقت اپنی تائید میں حضرت امام ربانیؒ کے مکتوبات سے ایک حوالہ بھی نقل کیا ہے اور اس حوالہ سے متعلق انہوں نے صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ یہ ان کی اپنی تحقیق نہیں بلکہ ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کی کاوش کا نتیجہ ہے اور انہوں نے سردار صاحب موصوف کو بھجوایا ہے۔ جسے انہوں نے اپنی کتاب میں پیش کر کے یہ نظریہ پیش کرنے کی جسارت کی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ گورو ارجن جی کے قاتل ہیں۔ اور انہوں نے جہانگیر کی شہزادگی کے زمانہ میں ہی اس سے عہد لیا تھا کہ وہ تخت پر بیٹھتے ہی سکھوں کی صف لپیٹ دے گا۔ سردار صاحب نے مکتوبات کے حوالہ سے متعلق لکھا ہے:-

"دوسرے نکتہ کے بارہ میں انہوں نے شک کیا کہ جب تک کوئی ایسی نوشت مجدد الف ثانی کی انہیں نہیں مل جاتی جس میں کہ انہوں نے گورو ارجن دیو کا نام لے کر یا واضح اشارہ کر کے گورو صاحب کے قتل کی تائید کی ہے۔ اتنی دیر اس نکتے کو قبول کرنا مشکل ہے..... ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی نے اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد یہ گواہی خود ہی ڈھونڈ لی۔"

(ساچی ساکھی ایڈیشن دوم ص۲ ایڈیشن اول ص۲)

سردار کپور سنگھ جی نے اس کے آگے مکتوبات امام ربانی سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے کہ

"دریں وقت کشتن کافر لعین گوئند و آل و اولاد خوب واقع شد و باعث شکست عظیم بر نمود مردود گشت بہر نیت کہ کشتہ باشند و بر غرض کہ ہلاک کردہ خواریٔ کفار نقد وقت اہل اسلام است۔ ایں فقیر پیش بازاں کہ ایں کافر بکشتند در خواب دیدہ بود کہ بادشاہ وقت کلہ میر شرک را شکستہ است و الحق کہ آں گبر رئیس اہل شرک بود امام اہل کفر..... مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ سوم ص۹۵، ۹۶ نور کمپنی لاہور ۱۹۲۲ء۔

(سچی ساکھی ایڈیشن دوم ص۳۰، ایڈیشن اول ص۲۳)

اس فارسی عبارت کا ترجمہ حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد عبدالکریم صاحب نے یوں کیا ہے۔

"کافر لعین گوئند اور اس کی اولاد کا مارا جانا بہت خوب ہوا اور خود مردود کی بڑی شکست کا باعث ہوا۔ خواہ کسی نیت سے اس کو قتل کیا ہو اور خواہ کسی غرض سے اس کو ہلاک کیا ہو بہر حال کفار کی خواری اور اہل اسلام کی ترقی ہے۔

اس فقیر نے اس کافر کے قتل ہونے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ بادشاہ وقت نے شرک کے سر کا خیمہ و سائبان توڑا ہے واقعی وہ بہت بت پرست اور اہل شرک کا رئیس اور اہل کفر کا امام تھا۔"

(مکتوبات ربانی اردو ترجمہ ص۲۲)

اس ترجمہ سے تو یہ واضح ہے کہ اس کے شروع کے الفاظ گوئند و آل نہیں گوئیدو آل ہیں یعنی گوئند اور اس کی آل گوئند کوئی بہت بڑا بت پرست اور مشرک تھا جو ہندو تھا نہ کہ سکھ۔ اگر بالفرض اس بت پرست ہندو سے مراد گورو ارجن جی ہی لئے جائیں جیسا کہ سردار کپور سنگھ اور ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی نے لی ہے تو اس عبارت سے یہ واضح ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو اس کا کوئی علم نہیں تھا کہ انہیں کس بناء پر قتل کیا گیا ہے اور ان کے قتل کی وجہ کیا تھی۔ جیسا کہ امام ربانیؒ فرماتے ہیں:-

"بر نیت کہ کشتہ باشند و بر غرض کہ ہلاک کردہ" یعنی خواہ کسی نیت سے اس کو قتل کیا ہو اور خواہ کسی غرض سے اس کو ہلاک کیا ہو"

اگر حضرت مجدد الف ثانیؒ کی مرضی اور ہدایت پر انہیں قتل کیا گیا تھا تو آپ یہ فرماتے کہ "میرے مشورہ اور مرضی کے مطابق بادشاہ نے اسے قتل کروا دیا۔"

اس قسم کے الفاظ کہنے میں حضرت امام ربانیؒ کو کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا تھا وہ اسلامی حکومت کا زمانہ تھا اور سردار کپور سنگھ جی کے بقول ہی حکومت کے بڑے بڑے اہل کار ان کے مرید تھے اور ان کے اشاروں پر چلتے تھے۔ ان دنوں رنجیت سنگھ یا کوئی اور غیر مسلم حکمران نہ تھا۔

الغرض مکتوبات کے اس حوالہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ حضرت امام ربانیؒ نے گورو ارجن جی کو قتل کروا دیا تھا۔ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ مکتوبات کے حوالہ سے اس کی تائید نہیں تردید ہو رہی ہے۔ حضرت امام ربانیؒ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا یہ فرمانا کہ "خواہ کسی نیت سے اس کو قتل کیا ہو اور خواہ کسی غرض سے اس کو ہلاک کیا ہو" واضح کر رہا ہے کہ حضرت امامؒ صاحب کو اس کے قتل کی اصل وجہ اور غرض کا کوئی علم نہیں۔ اگر سردار کپور سنگھ صاحب اور ڈاکٹر گنڈا سنگھ صاحب اس حوالہ کو غور سے پڑھیں گے اور ٹھنڈے دل سے سوچیں گے تو ہمارے اس خیال سے متفق ہو جائیں گے اور انہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ انہوں نے جو نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مکتوبات ربانیؒ کی عبارت اس کی متحمل نہیں یہ محض ان کا اپنا ذاتی خیال ہے جو انہوں نے اسلام کے بغض اور عناد کی بناء پر پیش کیا ہے۔ حقیقت سے اس کا نہ کوئی تعلق ہے اور نہ واسطہ۔ مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں گوئندہ نام کا ایک ہندو ہوا ہے جو سکھ گورو صاحبان کا بڑا سخت مخالف تھا۔ اس نے ایک مرتبہ تو حکومت وقت کے پاس گورو جی کے خلاف شکایت بھی کی تھی جیسا کہ مرقوم ہے۔

"گورو جی نے چیت ۱۶۱۶ بکرمی کو باولی شروع کروی۔ لیکن کشتری باولی نہ بننے دیں یہی کہیں کہ تم کو آں لگوا کر دعویدار بن بیٹھو گے۔ مگر جب سکھ روکنے سے نہ رکے تو گوئندے وغیرہ کشتریوں نے لاہور جا کر عرضی دیدی اور بہت کچھ من آئیں جھوٹی سچی باتیں اس میں درج کردیں۔"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۰۶)

ممکن ہے کہ مکتوبات میں اسی گوئندے کافر کا ذکر ہو۔ یہ گوئندوال میں ہی رہتا تھا اور ہندو تھا۔ نیز بت پرست بھی۔ سکھ گورو صاحبان سے اس کی مخالفت ہی تھی۔ تبھی تو اس نے گورو امرداس جی کو گوئندوال سے نکالنے کے لیے حکومت سے مدد چاہی تھی اور مقدمہ بھی کیا تھا جو بادشاہ اکبر نے خارج کر دیا تھا۔

بھائی سنتوکھ سنگھ جی نے بھی گوئندے کی مخالفت کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ گوئندے نے گورو ارجن جی کے خلاف پہلے لاہور دعویٰ کیا تھا۔ جب اس کا مقدمہ خارج ہو گیا تو اس نے بادشاہ کے پاس جا کر فریاد کی اور اس کی سواری کے آگے جا کر لیٹ گئے تھے مگر اس کی کوئی بھی سنی نہیں گئی اور وہ ناکام و نامراد رہا تھا۔

(گورو پرتاپ سورج راس یکم النسو ۴۱)

ایک ہندو اور بت پرست سے گورو ارجن جی مراد لینا سکھ ودوالوں کا ہی حصہ ہو سکتا ہے۔ جب کہ گورو جی اپنے بقول ہی نہ ہندو تھے اور نہ بت پرست

الغرض مکتوبات ربانیؒ میں جس شخص کا ذکر ہے جسے کافر لعین کہا گیا ہے وہ ہندو ہے اور بت پرست بھی۔ گورو ارجن جی کے بیان کردہ کلام سے یہ حقیقت واضح ہے کہ گورو ارجن جی نہ تو ہندو تھے نہ بت پرست۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب کے ایک شبد میں جس کا عنوان ہے "بھیروں محلہ ۵" مرقوم ہے

نہ ہم ہندو نہ مسلمان۔ اللہ رام کے پنڈ پران

(گورو گرنتھ صاحب بھیروں محلہ ۵ صفحہ ۱۱۲۶)

یعنی نہ تو ہم ہندو ہیں اور نہ مسلمان۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ ہمارا جسم بھی اور روح بھی خدا تعالیٰ کی تخلیق ہے۔

بت پرستی کے بارہ میں گورو ارجن جی فرماتے ہیں کہ:-

سوہی محلہ ۵

گھر میں ٹھاکر نندر نہ آوے
گل میں پاہن لے لٹکاوے
بھرمے بھولا ساکت پھرتا
نیز ہیرو لے کھپ کھپ مرتا
جس پاہن کو ٹھاکر کہتا
اوہ پاہن لے اس کو ڈوبتا
گناہ گار لوں حرامی
پاہن ناد نہ پار گرامی
گورمل نانک ٹھاکر جاتا
چل نہ سکے نہ پیسے لوں بدھاتا

(گورو گرنتھ صاحب سوہی محلہ ۵ صفحہ ۷۳۹)

ایک اور مقام پر گورو ارجن جی فرماتے ہیں:-

بھیروں محلہ ۵

جو پاتھر کو کہتے دیو
تاں کی بھرتا ہووے سیو
جو پاتھر کی پائیں پائے
کس کی گال اجائیں جائے
ٹھاکر ہمرا سد بولنتا
سرب جیہاں کو پربھ دان دیتا
انتر دیو نہ جانے اندھ
بھرم کا موہیا پاوے پھند
ناپاتھر بولے نہ چالے
پھوکٹ دھرم پنچھل ہے سیو

(گورو گرنتھ سنگھ صاحب بھیروں محلہ ۵ صفحہ ۱۱۶۰)

گورو ارجن جی نے اپنے مندرجہ بالا شبدوں میں ہندو ہونے سے بھی انکار کیا ہے اور بت پرستی کا رد بھی واضح طور پر کیا ہے گویا کہ نہ تو آپ ہندو تھے اور نہ بت پرست مکتوبات امام ربانیؒ میں تو بت پرست ہندو کا ذکر ہے۔

سردار کپور سنگھ سابق آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذمہ دار عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی ملازمتوں کے دوران سینکڑوں مقدمات سنے ہوں گے اور ان کے فیصلے بھی دیئے ہوں گے۔ انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں ڈاکٹر گنڈا سنگھ کا مرسلہ مکتوبات امام ربانیؒ کا جو حوالہ نقل کیا ہے اس میں ایک بھی ایسا لفظ موجود نہیں جو ان کے موقف کو ثابت کر سکے اور یہ نتیجہ نکل سکے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جہانگیر سے اس کے زمانہ شہزادگی میں کوئی ایسا عہد لیا ہے کہ وہ حکومت سنبھالتے ہی گورو ارجن جی کو ٹھکانے لگانے کی فکر کرے گا اور سکھ مذہب کی صف لپیٹ دے گا اور اس عہد کے پیش نظر جہانگیر نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تلقین پر گورو ارجن جی کو ختم کر دیا تھا یا ختم کروا دیا تھا۔

سکھ ودوالوں کو تو مسلم ہے کہ جہانگیر بادشاہ نے اپنی شہزادگی کے زمانہ میں بھی اور بعد کو بھی گورو ارجن جی کی خدمت میں جاگیریں بھینٹ کی تھیں اور اس کی شہزادگی کے زمانہ میں دی گئی ایک جاگیر کا ذکر تو ودوالوں کے بقول گورو گرنتھ صاحب کے اس قلمی نسخہ کے ابتدائی اوراق میں بھی ہے جسے اکثر سکھ گورو ارجن جی کا تیار کردہ اصل گورو گرنتھ صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ اور جو کرتارپور میں موجود ہے۔

(راگ مالا کھنڈن صفحہ ۷ پراچین بیڑاں صفحہ ۲۸۶۔ جہاں کوش صفحہ ۹۰۲ سکھ اتہاس حصہ اول صفحہ ۲۲۳) اور جہانگیر نے بادشاہ بننے کے بعد بھی گورو جی سے بہت اچھی طرح برتاؤ کیا تھا (گورو بلاس پادشاہی ۶ ادھیائے ۷۔ گورو پرتاپ سورج راس النسو ۴۱ سوڈھی چمت کار صفحہ ۲۹۲)

جہانگیر نے گورو ارجن جی کے بعد ان کے اکلوتے لڑکے گورو ہرگوبند جی سے بھی بہت اچھا سلوک کیا تھا اور لدھیانہ میں ان کے نام بہت بڑی جاگیر لگا دی تھی۔ (مالوہ اتہاس حصہ اول صفحہ ۵۳)

نیز ڈھاکہ میں بھی جہانگیر نے گورو ہرگوبند جی کو اڑھائی سو ایکڑ زمین بھینٹ کر دی تھی۔ (اجیت جلد ۱۰ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

(باقی)

محفل سوال و جواب

روزنامہ الفضل ربوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کرام کے تعاون سے سوالوں کے جوابات کا ایک مستقل سلسلہ شروع کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں بعض احباب نے سوالات بھیجے ہیں اور مزید احباب بھی سوالات روانہ کر رہے ہیں۔ آج سے یہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ احباب اپنے سوالات بھجواتے رہیں سوالات سیاسی نہ ہوں۔ دلچسپ معلوماتی اور علمی سوالات بھجوائیں

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

(مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال آمد ضلع سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ پیرو چک تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے دو احمدی چوہدری صدر دین صاحب نمبردار اور مکرم مولوی دین محمد صاحب ۲۱ ماہ دنوں کے وقفہ کے بعد مورخہ ۳۱/۸/۸۰ و ۲۱/۸/۸۰ کو وفات پا گئے۔

۱۔ چوہدری صدر الدین صاحب نمبردار ولد چوہدری مردین صاحب مرحوم ۳۱/۸/۸۰ کو اچانک پیٹ میں درد اٹھنے سے دو تین گھنٹے میں وفات پا گئے۔ ۱/۹/۸۰ کو مکرم محمد افضل صاحب سیکرٹری مال نے نماز جنازہ پڑھائی اور پیرو چک میں دفن ہوئے۔ بوقتِ وفات مرحوم کی عمر ۳۸ سال تھی۔ ایک بیوہ اور دو لڑکے ایک لڑکی جو صغر سن میں ہی پسماندگان ہیں۔ قادیان کے قریب موضع کھارا سے ہجرت کر کے پیرو چک میں آباد ہوئے۔

مرحوم نیک، دیندار، مخلص اور ہنس مکھ نوجوان تھے۔ جماعت کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ نمازوں کو مسجد میں آ کر ادا کرتے۔ دو سال ہوئے مسجد احمدیہ پیرو چک کثرتِ باراں کی وجہ سے شہید کر کے دوبارہ تعمیر کرنا پڑی۔ مرحوم نے کثیر رقم چندہ ادا کی اور تعمیر کے کام میں۔ معماروں، مزدوروں کے ساتھ کام کر کے خدا کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیا۔ دلداری کرنا آپ کا خاص شیوہ تھا۔ کسی کی دل شکنی نہ کرتے تھے۔ باوجود متمول زمیندار ہونے کے نخوت و تکبر نام کو نہ تھا۔ ہر چھوٹے بڑے سے نرمی و پیار سے پیش آتے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام میں جگہ پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز پسماندگان، مرحوم کی بیوہ اور تین چھوٹے بچوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر و استقلال عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۲۔ مولوی دین محمد صاحب ولد عمر دین صاحب ۲۱/۸/۸۰ کو بعمر ۸۵ سال وفات پائی۔ مکرم ملک حافظ عبدالسلام صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرو چک نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں داخل سلسلہ ہوئے۔ مسجد سے خاص لگاؤ تھا۔ اکثر گاؤں سے دور اپنی زمین و ڈیرہ پر دن رات بسر کرتے۔ لیکن روزانہ نماز ظہر گاؤں آ کر مسجد میں ادا کرتے اور نماز عصر تک مسجد میں ٹھہرے رہتے۔ اور نماز عصر پڑھ کر اپنے ڈیرہ پر جاتے۔ قادیان کے قریب موضع کھارا سے ہجرت کر کے پیرو چک آ کر آباد ہوئے۔

قادیان میں کھارا سے اکثر آتے جاتے کے مواقع ملنے کی وجہ سے جماعت کے بزرگان و علماء سے خوب فیض پایا۔ چنانچہ اپنی گفتگو میں جماعت پیرو چک کے احباب جماعت کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب، حضرت حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت مولوی سرور شاہ صاحب اور صاحبزادگان حضرت میاں بشیر احمد، حضرت میاں شریف احمد صاحبان سے اپنی ملاقاتوں، باتوں کا ذکر اذکار فرماتے رہنے میں خوشی محسوس فرماتے۔ اپنے لڑکوں کو فصل کے موقع پر چندہ فصلانہ ادا کرنے کی تحریک کرتے۔ اور جب تک چندہ ادا نہ ہو جاتا لڑکوں کو جلدی اس فرض کو ادا کرنے کی تلقین و تحریک جاری رکھتے۔ اس سال جب خاکسار چندہ کا بجٹ بنانے کے لئے ان سے ملا تو بخوشی بڑھا کر بجٹ لکھایا۔ اور مجھ سے پوچھا کہ میرے گھر کا کل چندہ عام کیا ہے میں نے کہا ۵۰۰/- روپے سالانہ۔ کہنے لگے کہ چار آنہ میں نے پہلے چندہ ادا کیا تھا اور قربان جاؤں خدا تعالیٰ کے کہ میرے گھر سے صرف چندہ عام اب ۵۰۰/- روپے سالانہ جاتا ہے۔

طبیعت بہت نرم اور خاموش پائی تھی۔ خود لڑنا جھگڑنا تو کیا کسی دوسرے کو لڑتا جھگڑتا دیکھ کر آبدیدہ ہو جاتے اور فریقین کے درمیان آ کر ان کو صلح پر آمادہ کرتے۔ سلسلہ کے کارکنوں سے خاص اُنس رکھتے۔ اپنے ہاں ضرور مدعو کر کے ان کی خدمت کرنا سعادت سمجھتے۔ خدا تعالیٰ نے دنیاوی طور پر ہزار طرح سے نوازا۔ چار لڑکے دو لڑکیاں اور سائیس پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں چھوڑ کر خدا کو پیارے ہوئے۔

احباب جماعت سے پیرو چک ضلع سیالکوٹ کی جماعت کے ان دو افراد کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ ان دونوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطاء فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت و توفیق بخشے)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی بیٹی امۃ المجید کا دل کا والو بدلنے کا آپریشن جناح ہسپتال کراچی میں ہوگا۔ اور میں اپنی بیٹی کو لے کر وہاں پہنچ رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے صحت کے سامان پیدا فرمائے اور آپریشن کو کامیاب کرے آمین (عبدالسلام زرگر۔ گولبازار ربوہ)

(۲) خاکسار کے بھتیجے ناصر احمد امینی نے پوزری فیکٹری کے لئے جگہ خریدی ہے اور انشاء اللہ یکم ستمبر سے نئی جگہ پر کام شروع کر دیں گے احباب دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نئی جگہ کو خیر و برکت والا بنائے آمین (محمود احمد امینی پارک سٹائر لو۔ کے)

(۳) میرے والد مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب صدر جماعت احمدیہ لاڑکانہ گذشتہ کئی روز سے ٹائیفائیڈ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دردِ دل سے درخواست دعا ہے (نذیر احمد خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر)

(۴) خاکسار کی چھ سالہ بچی منورہ نجمہ یرقان کے عارضہ سے ملتان میں بیمار ہے اور زیر علاج ہے۔ احباب اکرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

(۵) خاکسار کا نواسہ مولود بھانجا رضوان عادل ملتان میں ۱۰ دن زندہ رہ کر اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔ والدین کے لئے یہ صدمہ بہت تکلیف دہ ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور نعم البدل عطاء فرما کر زخمی دلوں کو سکون اطمینان کی دولت سے مالا مال فرما دے۔ آمین (اقبال احمد نجم سابق مبلغ سپین ربوہ)

(۶) مکرم عبدالرشید صاحب درویش پارن مرچنٹ گوجرانوالہ بغرض علاج بیرون پاکستان گئے ہوئے ہیں۔ احباب اکرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطاء فرمائے اور خیریت سے واپس لائے۔ (محمود احمد ملک سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

(۷) محترم حاجی محمد اکبر صاحب آف پرپور آزاد کشمیر کی طبیعت گلے کی خرابی کی وجہ سے تین چار ماہ سے ناساز ہے وہ کافی تکلیف میں ہیں۔

(۸) محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد صاحب ملتان کی طبیعت بعض عوارض سے کافی عرصہ سے ناساز ہے اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعاء فرمائیں۔ (فضل احمد شاہد مربی سلسلہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

وسیع مہمانخانہ

اس ارشاد خداوندی کے تحت مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کے لئے مہمان خانہ زیر تعمیر ہے۔ اخراجات تعمیر کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ وہ جماعتیں جن کے ذمہ مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رقوم لگائی جا چکی ہیں۔ بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس سلسلہ میں اپنے عطایا جلد بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(ناظر ضیافت)

ایک ضروری درخواست

جن احباب نے بذریعہ رؤیا، کشف یا الہام انکشاف ہونے پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ ایسے اصحاب مختصراً خوشخط مگر حلفیہ بیان سے وہ رؤیا لکھ کر مجھے ارسال فرمادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(سید احمد علی قائد تربیت مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعۂ کتب برائے لجنات

ماہ ستمبر اکتوبر کے مطالعہ کے لئے الوصیت یا دافع البلاء مقرر کی گئی ہے۔ لجنات دوران ماہ مطالعہ کریں۔ اور اپنی رپورٹ میں انفرادی تعداد کا ذکر کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

ناظمین۔ زعماء اعلیٰ/زعماء توجہ فرمائیں کہ ماہانہ رپورٹ کارگذاری بابت ماہ اگست۔ ستمبر کی دستی تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

بازیافتہ نقدی

سڑک سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جن کسی صاحب کی ہو۔ نشانی بتا کر خاکسار سے وصول فرمالیں۔

(شیخ محمود احمد سعید کوارٹر ۵۷ تحریک جدید ربوہ)

شوریٰ انصاراللہ

شوریٰ انصاراللہ کے لئے تجاویز مجلس عاملہ مقامی کی منظوری کے ساتھ بیس ستمبر/تبوک تک دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

جوانوں کے ہو تم جواں اللہ اللہ

گذشتہ سال انصاراللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے انصار کو حسب ذیل طرح مصرعہ دیا تھا۔ کہ اس پر نظمیں لکھ کر بھجوائی جائیں۔

"جوانوں کے ہو تم جواں اللہ اللہ"

اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا تھا کہ اوّل دوم آنے والے دوستوں کو آئندہ مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ صدر محترم کی تحریک پر بعض دوستوں نے نظمیں لکھ کر بھجوائی ہیں۔ لیکن ان کی تعداد ابھی کم ہے۔ اہل ذوق دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اس طرح مصرعہ پر طبع آزمائی فرمائیں۔ اور اپنی نظمیں لکھ کر تبوک/ستمبر کے آخر تک دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں بھجوادیں۔

صدر محترم نے ان نظموں کا جائزہ لینے کے لئے تین احمدی شعراء کا بورڈ مقرر کر دیا ہے۔ جو اوّل دوم آنے والی نظموں کا فیصلہ کرے گا۔

(قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹو مکرم محمد اشرف صاحب کلیر ۲۰ اور ۲۱ اگست کی درمیانی شب قریباً دو ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم موصی تھے۔ بعض وقتی مجبوریوں کے باعث مرحوم کو بطور امانت ان کے گاؤں میں ہی سپرد خاک کیا گیا۔

آپ قریباً ۱۹۶۳ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بڑے مخلص اور فدائی اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے انسان تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا بعمر ۱۳ سال چھوڑا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور بیوہ اور بچے کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوٹو
ضلع شیخوپورہ

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کی چھوٹی سالی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ آف کوٹ احمدیہ والدہ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب اسسٹنٹ انجینئر حیدرآباد (سندھ) عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بخار اور جسم میں درد ہے۔ بمشکل چل پھر سکتی ہیں۔ ان کی کامل اور مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سلیم احمد سلیم چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ)

(۲) میری اہلیہ عیدالفطر کے روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ درمیان میں پانچ چھ روز کیلئے بخار اتر گیا تھا۔ تاہم کمزوری ابھی باقی تھی کہ کل سے پھر بخار چڑھ گیا ہے۔ احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد یونس دفتر تربیت العمال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اسم وار تفصیل بھجواتے رہئے

سیکرٹریان صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے علم کے لئے یہ اعلان ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی جماعت کے تمام افراد کے کھاتے مرکز میں بھی مکمل رہیں تو جو چندہ آپ بھجوائیں اس کی اسم وار تفصیل براہ راست بغیر کسی وسیلہ کے سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو باقاعدہ بھجواتے رہئے۔

جزاکم اللہ خیراً (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

خدا کی محبت میں اس کی راہ میں مال خرچ کریں

فرماتے ہیں:۔

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالےٰ سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص کہ خدا سے محبت کرے اور جو کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت)

پس احباب چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

رضاکار معلمین کی نہم کلاس

ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب پھر ماہ اکتوبر ۱۹۸۰ء سے نہم سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ تک جاری رہے گی انشاء اللہ اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے اس کلاس کے لئے ضرور بھجوائیں تاکہ ان کی تربیت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ امراء سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظم ارشاد وقف جدید)

ماہ اگست ۱۹۸۰ء کا رسالہ خالد

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہ اگست ۱۹۸۰ء کا رسالہ خالد مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۸۰ء کو سپرد ڈاک کیا گیا ہے۔ جو احباب کو ۱۵ ستمبر تک پرچہ نہ ملے۔ وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔ (مینیجر رسالہ خالد ربوہ)

اکرامیں حضور کا استقبال

(بقیہ صفحہ اول)

اور دارالحکومت کی چیدہ چیدہ اہم شخصیات نے شرکت کی۔

۲۸ اگست کو حضور اسکورے تشریف لے گئے۔ جہاں پر حضور نے احمدیہ ہسپتال اور احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ فرمایا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول میں حضور کے استقبال کے لئے ہزاروں احمدی اور غیر از جماعت احباب جمع تھے۔ حضور نے سکول کا معائنہ فرمایا اور اس کے بعد سکول کے کمپاؤنڈ میں موجود ہزاروں لوگوں سے خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب سے قبل اسوکورے کے پیرامونٹ چیف نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اور اہل اسوکورے کی طرف سے حضور کا خیر مقدم کیا۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ اس سے قبل ۲۲ اگست کو حضور نے نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں نائیجیرین احمدیوں سے ملاقات کی۔ اسی روز نائیجیریا کے وفاقی وزیر تعلیم اور امیر آف کانو سٹیٹ کے مشیر بھی حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ آج کل لنڈن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اس دورے کی ہر منزل میں فرشتوں کی تائید و نصرت ہمراہ رکھے۔ اپنا فضل و کرم شامل حال رکھے۔ اور اس دورے کو سعید روحوں کے لئے قبول حق کا سبب بنائے آمین

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

کراچی میں
مطب حمید
۹۲۹ سی نزد طارق سنٹر
صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک
شام ۳ بجے سے ۶ بجے تک
معرفت صوفی عبدالقدیر صاحب
راشن شاپ ۱۳۴
۹۲۹ سی طارق روڈ

معیاری ادارہ
معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ ربوہ

اعلانات

۱۔ ۲ ستمبر ۱۹۸۰ء کا شمارہ پریس میں خرابی کی وجہ سے چار صفحات پر مشتمل تھا۔

۲۔ ۳ ستمبر کا شمارہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا۔

۳۔ ۶ ستمبر کو یوم دفاع پاکستان کے سلسلے میں ادارہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ آنے کی تاریخیں ۶-۷-۸ ستمبر ۱۹۸۰ء

ترینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام مشہور دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۳۹۹۷

ربوہ بالمقابل ایوان محمود فون نمبر ۴۰۶